قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ …

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں …

دُنیا میں ایک نبی آیا پر دُنیا نے اُسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام مسیح موعودؑ)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینجر ہو

ایڈیٹر۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان۔

نمبر ۱۵ | مورخہ ۲۵ اگست ۱۹۲۱ء | مطابق ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۹

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بی اے ایک دَور کے تبلیغی دورہ پر روانہ ہوئے۔ اور جناب میر قاسم علی صاحب و جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مونگ ضلع گوجرات ایک مباحثہ کی تقریب پر تشریف لے گئے۔

جناب میر محمد اسحٰق صاحب سالانہ جلسہ کے اہتمام میں بڑی تن دہی سے مصروف ہیں۔ یہاں کے دوکانداروں اور دیگر اصحاب نے ان کی تحریک پر آٹا اور دیگر اجناس میں بڑی گرمجوشی سے حصہ لیا ہے۔

چند دن سے بارش نہیں ہوئی بعض اوقات سخت گرمی اور حبس ہو جاتا ہے کسی قدر ملیریا کی شکایت پائی جاتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کشمیر میں

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب "الفضل" السلام علیکم

حضرت اقدس کی چار یوم کی ڈائری ارسال ہے۔

مورخہ ۱۳ کو حضور کی طبیعت ناساز رہی۔ مورخہ ۱۴ کو بھی حضور کی طبیعت خراب رہی۔ تمام دن سستی کی شکایت رہی۔ اور ایک دفعہ قے بھی ہوئی۔ چونکہ یہ یوم الحج تھا اسلئے سال گذشتہ کی طرح حضور دُعا مانگنے کے لئے ایک قریب کی پہاڑی پر ایک خلوت کی جگہ تشریف لے گئے ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر تین بجے حضور نے چار رکعت نوافل کی جماعت کرائی۔ حضور نے نماز میں قرأت بالجہر تلاوت فرمائی۔ چار نوافل نماز کی ادائگی میں دو گھنٹہ سے زائد وقت صرف ہوا۔ حضور نے بہت دیر تک لمبی دعا فرمائی۔ دو رکعت نماز سے فارغ ہو کر حضور نے درود شریف کے الفاظ کی فلاسفی بیان فرمائی فرمایا۔ ہم کو علم نہیں کہ حضرت نبی کریمؐ کے لئے کونسی دعا زیادہ موزون اور مناسب ہے۔ اس لئے درود شریف کے الفاظ مجمل رکھے گئے۔ چونکہ خدا ہی جانتا ہے۔ کہ نبی کریمؐ اب کس درجہ میں ہیں۔ اور دوسرا درجہ ترقی کا کونسا ہے۔ اسلئے صلی وسلم وبارک ۔ کے الفاظ میں کسی درجہ کی تخصیص نہیں کی گئی۔ کیونکہ ہم بالکل تمیز نہیں کر سکتے کہ جنت الفردوس بڑا ہے یا جنت الماویٰ یا جنت العدن مثلاً اگر کوئی شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے دُعا مانگے۔ کہ ان کو جنت الفردوس عطا ہو۔ اور اگر آنحضور اس سے ترقی کر کے اُوپر کے جنت میں ہیں۔ تو اس کی وہی مثل ہو گی۔ کہ کسی نے ڈپٹی کمشنر

کو دُعا دی تھی کہ خدا تجھے تھانیدار کرے۔ رسو اللھم علی الخ کے الفاظ ہی وجہ سے مجمل رکھے گئے ہیں۔ حضرت نبی کریمؐ تو ہر وقت ترقی کر رہے ہیں۔ ان الفاظ میں یہ دُعا سکھائی ہے۔ کہ جتنی ترقی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اب کی ہے۔ اس سے اُوپر کا زینہ ان کو عطا فرما۔ نوافل سے فارغ ہو کر حضور نے نماز عصر پڑھائی اور اس کے بعد کچھ دُور تک سیر کو تشریف لے گئے۔ بعد نماز عصر بموجودگی حضرت اقدس جناب میر محمد اسمٰعیل صاحب نے جناب افسر صاحب جلسہ سالانہ کی اپیل جو انھوں نے حضور کے قافلہ کے نام ارسال فرمائی تھی پڑھ کر سُنائی۔ اور حاضرین نے حسب مقدور اس کارِ خیر میں حصہ لیا۔ حضرت اقدس نے ساڑھے بارہ من گندم کی قیمت مبلغ ایک سو روپیہ کا مزید عطیہ دینے کا وعدہ فرمایا۔

مورخہ ۱۵ ر کو عید کا مبارک دن تھا۔ حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی۔ نماز عید میں قریباً سوا تین سو احباب شامل ہوئے۔ حضور نے خطبہ میں مسائل عید و قربانی بیان فرمائے۔ اور آخر میں یہاں کی جماعت کو بہت سی نصائح فرمائیں۔ دُعا کے بعد حضور نے اعلان کرایا کہ ۲۶ ر تاریخ بروز جمعہ یہاں عام جلسہ ہوگا۔ تمام احمدی اس میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔

مورخہ ۱۶ ر کو حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی صبح ۸ بجے حضور سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ اور وہاں سے چار بجے کے قریب واپس آئے۔ حضرت اُم المومنین سلمہا بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ حضور کے تینوں اہل بیت کی طبیعت ناساز ہے۔ محترمہ والدہ ناصر احمد صاحب کی طبیعت زیادہ علیل ہو گئی۔ احباب انکی صحت کے لئے دعا فرمادیں۔

احباب اس بات کو اچھی طرح یاد رکھیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی خدمت میں جو خطوط لکھے جائیں۔ سرینگر کے سوا کسی اور پتہ پر نہ لکھیں۔ حضور جہاں بھی ہوں۔ پہنچ جائینگے۔

خاکسار سید محمود از آسنور

نامۂ لنڈن

چند معزز اصحاب سے ملاقاتیں

نوشتہ چودہری فتح محمد صاحب سیال ایم اے

(۱۵- جولائی ۱۹۲۱ء)

دار التبلیغ لنڈن کے متعلق یہ آخری رپورٹ ہے۔ جو میں ہدیہ ناظرین الفضل کرتا ہوں۔ کیونکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی اجازت کے مطابق میں مکہ معظمہ سے ہوتا ہوا واپس ہندوستان آتا ہوں۔ لنڈن کے تین احمدی حج کے لئے جا رہے ہیں۔ برادرم شمشاد علی خان صاحب آئی سی ایس۔ برادرم عثمان المہدی فشر بیرسٹر اور عاجز۔ احباب سے درخواست ہے کہ ہمارے اس سفر کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کی خطاؤں سے درگذر کرے اور حج بیت اللہ قبول فرمائے۔ اور ہمارا مستقبل ماضی سے بہتر ہو۔

ایام زیر رپورٹ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعض بڑے بڑے لوگوں کو تبلیغ کرنے کا موقع ملا۔ ترکی سفیر لنڈن رشید پاشا صاحب سے ان کے لڑکے بینی بے کے ذریعہ ملاقات ہوئی۔ پرانی وضع کے نہایت شریف ترک ہیں اور تصوف سے خاص دلچسپی رکھتے ہیں۔ دو گھنٹہ تک حضرت مسیح موعود اور احمدیہ جماعت کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ آپ نے اکثر باتوں سے اتفاق کیا۔ اور پیر کے دن میری۔ مولوی مبارک علی صاحب اور مسٹر عثمان المہدی کی دعوت کی۔ کھانا کھانے کے بعد احمدیت اور اسلام کے متعلق ۵ گھنٹہ تک گفتگو رہی۔ رشید پاشا اور آپ کا لڑکا شفیق بے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت متاثر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُمید ہو سکتی ہے کہ انکے ذریعہ ترکی میں تبلیغ اسلام کا دروازہ کھل جائے۔

انہی ایام میں انگلستان کے ایک مشہور مصنف و نامہ نگار سے ملاقات ہوئی جو احمدیہ جماعت کے حالات سُنکر بہت حیران ہوئے اور کہا کہ آپ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مختصر حالات لکھدیں۔ اور یہ بھی لکھدیں کہ احمدیہ سلسلہ آجکل کیا کام کر رہا ہے۔ تاکہ میں اس سلسلہ کے متعلق امریکہ اور انگلستان کے اخباروں میں مضامین لکھ سکوں۔ چنانچہ انکی درخواست کے مطابق میں نے انکو ایک دن لگا کر نوٹ لکھ دئے۔ غالباً یہ صاحب پرنس آف ویلز کے ساتھ ہندوستان تشریف لائینگے۔ تو اسوقت قادیان آنے کا بھی ارادہ رکھتے ہیں۔ اسی طرح ایک انگریز مصنف مسٹر ہیڈلے سے ایک لیکچر میں ملاقات ہوئی۔ لیکچرار ایک برہمن صاحب تھے۔ لیکچر بہت اعلیٰ تھا۔ لیکن نہایت مشکل تھا۔ لیکچر کے بعد لوگوں نے سوال کئے تاکہ مضمون پر کچھ روشنی پڑے۔ لیکن لیکچرار صاحب اور بھی گہرے چلے گئے۔ ان لوگوں میں سے جو بات کو سمجھنے کے لئے جدوجہد کر رہے تھے۔ ایک مسٹر ہیڈلے بھی تھے۔ مجھے انکی گھبراہٹ اور حیرت دیکھ کر خیال آیا۔ اور میں نے انکو مسجد میں ملنے کے لئے دعوت دی۔ وہ اتوار کی صبح کو آئے اور دو گھنٹہ گفتگو ہوتی رہی۔ آخر میں انھوں نے پھر آنے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات اور خاصکر الہام الٰہی کے مسئلہ کے متعلق تحقیقات کرنے کا شوق ظاہر کیا۔ مسٹر ہیڈلے نے کہا کہ مجھے ہند اور ہندوستانیوں سے محبت ہے۔ میں دو سال سے ہندوستان کے معاملات کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ لیکن کچھ سمجھ میں نہیں آتا تھا۔ آپ سے دو گھنٹہ کی گفتگو سے بات بالکل صاف ہو گئی ہے۔ مزید تحقیقات کے بعد میں ان باتوں کو بار بار اپنی کتابوں اور تحریروں کے ذریعہ انگلستان کے لوگوں کے سامنے پیش کرونگا۔ کوئی بعید نہیں کہ یہ صاحب جلدی احمدی ہو جائیں۔

ملک نائجیریا کے دو حصے ہیں شمالی اور جنوبی۔ جنوبی حصہ میں اکثر حبشی لوگوں کی آبادی ہے۔ انہیں ۴۰ فی صدی مسلمان ہیں ۲۰ فیصدی عیسائی ہیں اور ۴۰ فیصدی بت پرست۔ یہ وہ علاقہ ہے جہاں ہمارے مولوی عبد الرحیم صاحب نیر تبلیغ کر رہے ہیں اور یہاں اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح نمایاں عطا فرمائی ہے۔ یہ تو جنوبی حصہ کی حالت ہوئی شمالی حصہ تمام مسلمانوں کا ہے۔ باشندے جو نیم عرب اور نیم حبشی ہیں بہت نیک اور سیدھے سادھے ہیں۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا علاقہ شمالی جس کو عرب لوگ تکرور کہتے تھے ایک زبردست اسلامی سلطنت تھی لیکن ۱۸۹۵ء کے قریب انگریزی تاجروں کی جماعت نے اسکو فتح کر کے سلطنت برطانیہ کے ساتھ ملا لیا۔ اب وہاں انگریزی حکومت کے ماتحت امراء قوم ملک کا انتظام کرتے ہیں جیسا کہ ہندوستان میں راجاؤں کا انتظام ہے۔ ان امیروں میں سے ایک جن کا نام ناجی کشینہ ہے۔ حج کے ارادہ سے سفر کرتے ہوئے لنڈن وارد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان - ۲۵ اگست ۱۹۳۱ء

نائیجیریا میں احمدیت

(مولوی عبد الرحیم صاحب نیر کے قلم سے)

لیگوس کا رنگ بدل گیا

میں ۸-اپریل کو جب گولڈ کوسٹ سے نائیجیریا پہنچا۔ تو میرے آنے پر حکام کی نگاہیں شکوک سے پُر تھیں۔ شہر کا رنگ بہت خراب تھا۔ ⅓ حصہ آبادی بعض حکام کی غلطی سے گورنمنٹ کے ساتھ ناراض تھا۔ آبادی سیاسیات میں غرق ہونے کی وجہ سے مذہب کی طرف سے بے توجہ تھی۔ اس تمام غیر مطمئن حالت کا باعث شہر کی جامع مسجد اعظم کی امامت کا جھگڑا تھا۔ موجودہ امام کو آبادی کا بیشتر حصہ پسند نہیں کرتا۔ مگر حکومت کے بعض کوتاہ اندیش دیسی حکام کی غلط بیانیوں سے متاثر ہو کر گورنمنٹ اس کا ساتھ دے رہی تھی۔ میں نے سلسلہ ہائے وعظ شروع کر دیا۔ اور ساتھ ہی خاموشی کے ساتھ تمام حالات کا مطالعہ و موازنہ کیا۔ اور دعاؤں کے بعد بعض حکام سے ملا۔ اور شہر کے صنادید سے ملاقات کی۔ اور خدا کی عنایت سے گورنمنٹ اور رعایا میں باہمی نیک خیال پیدا کرانے میں کامیاب ہوا آج تین ماہ کے بعد ہر شخص پکار رہا ہے کہ شہر میں امن و امان اور بالکل خاموشی ہے۔ اور آبادی کا بڑا حصہ محسوس کر رہا ہے کہ یہ تبدیلی White alha واعظ ابیض کے آنے سے ظہور میں آئی ہے الحمد للہ علیٰ ذالک۔

احمدیت کا قدم جم گیا

لیگوس نائیجیریا کا دار السلطنت اور بابُ النائیجیریا ہے۔ تمام ملک میں جو ہندوستان کا ⅓ ہے۔ لیگوس سے روشنی کی شعاعیں پہونچینگی۔ انشاء اللہ۔ اور جماعت احمدیہ کا مرکز اس ملک میں یہی قصبہ اول ہوا ہے۔ غریب نو احمدیوں کو ہر طرح کی مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ مسٹر اگسٹو کا اسکول مخالفین کی کوشش سے بند ہوا۔ مسجد سے نکالنے کی کوششیں ہوئیں۔ گورنمنٹ کو احمدیت کے خلاف بھڑکانے کی سعی ناکام کی گئی۔ مسجد کلاں میں خاص دعا کی گئی کہ احمدی برباد ہوں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سرگروہ معاندین ہلاک ہوا۔ اور مخالفین میں ایسی پھوٹ پڑی۔ کہ اب اس کا رفع ہونا ناممکن ہے۔ مسلمانوں کے حصہ کثیر کی مصائب کا خاتمہ اگر ہوا۔ تو آغوش احمدیت جماعت کی سعی اور احمدی مبلغ کی آمد پر ہوا۔ اور جو جماعت یعنی جماعت احمدیہ پہلے صرف چند نوجوانوں کی سوسائٹی کہلاتی تھی۔ وہ اب دس ہزار سے زیادہ نفوس پر مشتمل اور بقول مسیحی اخبار "پائنیر آف نائیجیریا" اب اس جماعت کا قدم لیگوس میں مضبوطی سے جم گیا ہے۔ یہ عیسائی اخبار پائنیر آف نائیجیریا لکھتا ہے:-

"The Ahmadia Movement has at last, by absorbing Shakitis or Koranic section of Mohemedan Community of Lagos firmly established it self in the town."

آخر کار سلسلہ احمدیہ نے شاکتی یا اہل قرآن فرقہ کے مسلمانان کو اپنے اندر جذب کر کے قصبہ لیگوس میں مضبوط قدم جما لئے ہیں۔

احمدیت کا اثر

چونکہ مردوں اور عورتوں کیلئے جامع مسجد احمدیہ میں جس کی توسیع کا سوال درپیش ہے۔ برابر ہفتہ میں ۴ مرتبہ درس ہوتا ہے اور سابقہ مسجد احمدیہ میں مرد و عورتوں کے لئے یوربا کلاس جاری ہے۔ جسمیں نماز اور دعاؤں کا ترجمہ سکھایا جاتا ہے پھر وا عظین جماعت شہر بھر میں آمد مسیح و مہدی کی منادی کر رہے ہیں۔ اور مسلمانوں کو مسلمان بننے کی تاکید کر رہے ہیں۔ اس کا اثر یہ ہو کہ بد رسومات شہر کے مسلمانوں سے رخصت ہو رہی ہیں۔ مسیحی اور بت پرست قریب آ رہے ہیں۔ کوئی نہ کوئی شخص روزانہ اسلام لاتا ہے۔ مخالفت کرنیوالے نادم۔ موافقت رکھنے والے خوش ہیں۔ اور عاجز نیر اپنے آقا کے نقش قدم پر سب کے لئے دعا کرتا اور ان سے ہر نیکی کرنے کے لئے تیار ہے۔

جماعت کا اخلاص

جماعت احمدیہ کے نئے اور پرانے سب ممبر محبت اور اخلاص میں ترقی کر رہے ہیں۔ قادیان اور احمد محمود کے الفاظ ان کی زبان پر ہیں۔ عورتیں اپنے حلقوں میں بوڑھے اپنے حلقہ میں تبلیغ کر رہے ہیں۔ بعض نوجوان نہایت عمدہ تقریریں کرتے ہیں۔ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء (مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد) کے مصداق قادیان میں نازل ہونیوالے نور محمد علی صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز آدم ثانی آسمانی دولہا کی محبت کا بیج نائیجیریا کی جماعت کے قلوب میں اس مضبوطی سے بویا جا چکا ہے۔ کہ انشاء اللہ اب اسے کوئی دشمن محمود نکال کر نہیں پھینک سکتا۔ نوجوان مشو ونڈے۔ مسعود۔ اجو ہے۔ زکریا نے جس اخلاص سے تقریریں کیں۔ امام ڈابری جس محبت سے قادیان و مہدی علیہ السلام کا نام لیتا ہے یہ ایک کیفیت ہے۔ جسے اہل دل ہی محسوس کرتے ہیں۔ حضرت مولوی غلام رسول راجیکی کی جھوک کا ترجمہ عورتوں و مردوں کو خاص لطف دیتا ہے۔

مسیحیوں کو تبلیغ

شروع جولائی سے ہفتہ کی شام کو ایک انگریزی لیکچر عیسائیوں کے لئے اور اتوار کی شام کو ایک انگریزی لیکچر نوجوان جماعت کے لئے دیا جاتا ہے۔ ہر بدھ کے روز کھلی ہوا کا اجلاس انگریزی و یوربا میں تقریر کے ساتھ ہوتا ہے۔ خطبہ جمعہ انگریزی و یوربا میں جامع مسجد میں ہوتا ہے۔ اگر اتوار کا اجلاس صبح اور درس قرآن اس میں شامل کر لیا جائے۔ تو گویا ہفتہ میں آٹھ تقریریں ہوتی ہیں۔ جنمیں سے ہفتہ کا لیکچر خصوصیت کے ساتھ مسیحی تعلیم یافتہ طبقہ کے لئے ہے۔ اور مطبوعہ اشتہارات شائع کئے گئے ہیں۔

اس سلسلہ کا پہلا لیکچر ۲۰ جولائی کو ہوا۔ جماعت نے گیس لائٹ اور کرسیوں کا عمدہ انتظام کیا ہوا تھا۔ ہال کے دروازہ پر گیس سے روشن ہونیوالے حروف میں Lecture to night لکھا ہوا تھا۔ شہر میں اس تقریر کا شور ہے۔ اُمید ہے کہ انشاء اللہ دوسرے لیکچروں پر زیادہ مسیحی آئینگے۔

مسیحیوں کے خیالات

مجھے خبر دی گئی ہے کہ تعلیم یافتہ مسیحی طبقہ کے بعض اشخاص اسلام لانے پر تیار ہیں۔ مگر ان کو صرف انتظار ہے کہ احمدیہ مشن اور زیادہ مضبوطی سے قائم ہو۔ ایک معزز لیڈنگ بیرسٹر اور چوٹی کے ڈاکٹر صاحب ہر دو نے مجھے اپنے مسلمان ہونے کا یقین دلایا ہے۔ ان کے اعلان کا زمانہ دور نہیں۔

دو بڑھیا عورتیں

ایک معزز بڑھیا غیر احمدی عورت نے آج بیعت کی ہے۔ اور ایک ۱۲۰ سالہ بت پرست اصلی پجاری عورت نے پرسوں اسلام قبول کیا۔ مؤخر الذکر اپنی ضد اور اپنی حیثیت کے لحاظ سے خاص طور پر شہرت رکھتی ہے۔ اور شہر کا مسلمان طبقہ بہت خوش ہے۔ اس نے اپنا مندر مجھے دکھایا۔ اس میں لکڑی کی مورتیاں آراستہ ہیں۔ یہ تمام بت شہر کی بت پرست عورتوں نے یہاں لاکر رکھے ہیں۔ بوڑھی خاتون کا نام رابعہ رکھا گیا ہے۔ اور وہ امید دلاتی ہے۔ کہ اس کی تمام معتقد عورتیں بھی اسلام لائینگی۔ اور انشاء اللہ میں ان لکڑی کے بتوں کا ایک بڑا پارسل حضور محمود میں بھیجوں گا۔ تاکہ فاتح کفر اپنے ہاتھ سے بت توڑ کر بت شکن محمود کہلائے۔

شاہ لیگوس کو تبلیغ

ہز رائل ہائی نس پرنس ایلکو Docemo جو خاندان کے موجودہ جانشین اور لیگوس کے سابق فرمانرواؤں کی نسل سے ہیں۔ اور اس عاجز سے بہت اخلاص رکھتے ہیں۔ میں نے ان کے محل میں جاکر ان کو اور ان کے اُمراء کو تبلیغ کی۔ جس کی تفصیل انشاء اللہ دوسرے خط میں لکھوں گا۔ یہ بادشاہ اللہ تعالیٰ کے مسیح موعود کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیگا۔ انشاء اللہ۔

متفرق

پورٹونووو علاقہ فرانس کو گولیڈ میں عزیز اسمٰعیل نیٹیا تبلیغ کر رہے ہیں۔ پورٹ مارکورٹ میں مسٹر ایڈے۔ بونی میں مسٹر نور الدین اور ابوکوٹا میں مسٹر حامد اپنی کوششوں میں مصروف ہیں۔ اور لیگوس میں جیسا کہ ایک زیر تبلیغ انگریز خاتون نے جو ایک بڑے افسر کی بیوی ہے۔ اس عاجز سے کہا Mr. Nayyar is on the tongue of every one in Lagos. ہر شخص کی زبان پر مسٹر نیر ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

روزے کا ایک فائدہ

اسلام نے اپنے پیروؤں کو جو احکام دیئے ہیں، وہ ایسے پرحکمت اور مفید ہیں کہ دیگر مذاہب کے لوگ بھی ان کا اعتراف کر رہے ہیں۔

اس کی کئی ایک مثالیں ہم قبل ازیں پیش کر چکے ہیں اب روزہ کے متعلق بتاتے ہیں۔ کہ اسے کس قدر مفید سمجھا جا رہا ہے۔

قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے ماہ رمضان کے سارے مہینہ کے روزے فرض کئے ہیں۔ اور دوسرے مہینوں میں بھی کچھ دن روزے رکھنے مسنون ہیں۔ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکھا کرتے تھے۔ چنانچہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ:۔

ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استکمل صیام شهر قط الا رمضان و ما رأيته فی شهر اكثر منه صياما فی شعبان۔

مشکوٰۃ صـ۱۷۸ (باب صیام التطوع)

میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بجز رمضان کے کوئی سارا مہینہ روزے رکھے ہوں۔ اور میں نے نہیں دیکھا کہ رمضان کے سوا باقی گیارہ مہینوں میں شعبان سے زیادہ روزے رکھے ہوں۔

ایک صحابی حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص کو جو ہمیشہ روزہ رکھتے تھے۔ مخاطب کر کے فرمایا:۔

لا صام من صام الدهر۔ صوم ثلثة ايام من كل شهر صوم الدهر۔ صم كل شهر ثلاثة ايام۔ مشکوٰۃ صـ۱۷۹۔ باب صیام التطوع فصل الاول

ہمیشہ روزہ رکھنا کوئی روزہ نہیں۔ رمضان کے سوا ہر مہینہ میں تین روزے رکھا کرو۔

روزہ کے متعلق اسلام کی تعلیم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمل سے ظاہر ہے۔ کہ اسے نہایت ضروری قرار دیا گیا ہے۔ حال میں ایک ڈاکٹر شری رام صاحب سٹیٹ ہاسپٹل سری نگر نے "تندرستی کے تیرہ اصول" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں:۔

"کبھی کبھی ورت یا روزہ ضرور رکھو۔ یہ کھانے کی نسبت زیادہ فائدہ مند ثابت ہوگا۔ اگر مہینہ میں ایک دو بار برت رکھا جاوے۔ تو پیٹ کی تمام گڑبڑ دور ہو جاتی ہے"

(آریہ گزٹ ۔ ۲۸ جولائی ۱۹۲۱ء)

ہندوؤں میں اگرچہ ورت کا لفظ موجود ہے۔ لیکن نہ تو ہندو مذہب نے اس کو ایسا ضروری قرار دیا ہے۔ جیسا کہ اسلام نے روزہ کو۔ اور نہ اسے روزہ کی طرح سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ ورت رکھتے ہوئے بھی کئی چیزیں کھائی جاتی ہیں۔

اسلام نے جو روزہ مقرر کیا ہے۔ اس سے جہاں جسمانی فائدہ ہوتا ہے۔ جس کا مخالفین بھی اعتراف کرتے ہیں۔ وہاں روحانی فوائد بھی حاصل ہو سکتے ہیں بشرطیکہ اسلام نے جو ہدایات دی ہیں۔ ان پر عمل کیا جائے۔ لیکن افسوس کہ اس زمانہ کے مسلمان کہلانے والوں کا کثیر حصہ بغیر کسی شرعی عذر کے رمضان المبارک کے روزے بھی نہیں رکھتا۔ چہ جائیکہ دیگر مہینوں میں نفلی روزے رکھے۔ اگر مسلمان اپنی بدقسمتی سے اس اسلامی حکم کے روحانی فوائد کو نہیں سمجھ سکتے۔ اور ان کو حاصل نہیں کر سکتے۔ تو کم از کم ظاہری اور جسمانی فوائد کے لئے ہی اس پر عمل کر لیا کریں۔

خطبہ عید الاضحیٰ

خدا کو خوش کرنے کی عاشقانہ راہ

از حضرت مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب

۱۵ اگست ۱۹۲۱ء

مولانا نے عید کی تکبیریں پڑھنے کے بعد فرمایا

عید کا رواج سب اقوام میں ہے اور مسلمانوں میں بھی اسکا رواج ہے لیکن مسلمانوں کی عید کی حقیقت بہت سی حکمتوں پر مبنی ہے۔ ایک حکمت تو سیدنا خلیفۃ المسیح اپنے عید کے خطبوں میں بیان کر چکے ہیں ایک اس وقت میں بیان کرنا چاہتا ہوں۔

انسان میں نیکی اور بدی کی طاقتیں ہیں اگر انسان نیکی میں ترقی کرے تو یہانتک کر سکتا ہے کہ وہ ملکی زندگی اختیار کر لیتا ہے۔ اور اس کے بعد اس کا خدا تعالیٰ سے تعلق ہو جاتا ہے اور اسوقت انسان خدا تعالیٰ کے لیے بطور جوارح اور آلہ کے طور پر ہو جاتا ہے یہ انتہائی غرض ہے انسان کی پیدائش کی۔ اس غرض کے حصول کے لئے دو راہیں ہیں ایک راستہ تو عبودیت کا ہے اس میں انسان کا کمال یہ ہوتا ہے کہ اپنے حقیقی آقا اور مولا کے حکم کی بجا آوری میں اپنے نفس پر جبر کرے اور وہ کام کرے جس میں خطرہ اور تکلیف ہو اور محض خدا کیلئے کرے پھر وہ خدا تعالیٰ کا مقرب ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ غلام کی حالت ہوتی ہے کہ وہ اپنے آقا کے احکام بے چون و چرا تسلیم کرتے کرتے جب ان احکام یا حکم کو بجا لاتا ہے جسمیں سخت خطرہ اور تکلیف ہوتی ہے تو پھر وہ آقا کی نظر میں عزیز اور اسکا خاص اور مقرب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح وہ خدا تعالیٰ کے احکام کا بے چون و چرا تعمیل کرتے ہوئے جب ایسے حکموں کی تعمیل کرتا ہے جو پر خطر اور تکلیف دہ ہوتے ہیں تب خداوند کریم اسکو اپنے قرب سے مشرف فرماتا ہے

ایک صوفی کے متعلق لکھا ہے کہ ان کے بہت سے مرید تھے اور ان میں سے بعض سالہا سال کے خادم تھے ان میں ایک نوجوان بھی داخل ہوا جس کی کامل فرمانبرداری نے پیر کی توجہ کو اسکی طرف پھیر دیا یہانتک کہ پرانے خدام پر بھی اسکو مقدم کر دیا اور چاہا کہ اسکو اپنا خلیفہ مقرر کرے۔ اس سے ان پرانے مریدوں کو بہت رنج ہوا۔ اتفاقاً ایک دن پیر صاحب کا کوئی خاص دوست آگیا تو انہوں نے یہ شکایت اسکے آگے کی اور کہا کہ قدامت کیوجہ سے اس مہربانی کے ہم مستحق ہیں نہ کہ یہ کل کا آیا ہوا۔ اس دوست نے یہ شکایت پیر صاحب کے آگے بیان کی اسوقت پیر صاحب بالاخانہ پر بیٹھے تھے۔ اور نیچے دریچے کے سامنے اونٹ بندھا ہوا تھا۔ پیر صاحب نے شکایت کرنے والوں میں سے ہر ایک مرید کو بلا بلا کر کہنا شروع کیا کہ وہ جو نیچے اونٹ کھڑا ہے اسکو بالاخانہ پر چڑھا لاؤ سب مرید منہ تکنے لگے کہ پیر صاحب کو آج کیا ہو گیا آخر اس نوجوان کو کہا گیا اور وہ فوراً کپڑے سنبھال کر نیچے گیا اور اونٹ کو اوپر لانے کے لئے لپٹ گیا۔ اسوقت پیر صاحب نے کہا بس چھوڑ دو۔ پھر دیکھا جانے لگا تب وہ سمجھ گئے کہ یہ اس شکایت کا جواب ہے اور جو کچھ پیر صاحب نے کیا ہے وہ ٹھیک اور درست ہے پس پر خطر اور تکلیف دہ احکام کی سچی فرمانبرداری ہی تھی جس نے ایک نووارد کو قدیمی خدام پر مقدم کر دیا تھا یہی حال محمود اور ایاز کا تھا۔ محمود وہ بادشاہ تھا جس نے تبلیغ اسلام کی ہندوستان میں بنیاد ڈالی۔ اس پر ایاز کی پہلی بات جس نے اس کا شیدا بنا دیا۔ یہ بیان کی جاتی ہے کہ ہندوستان سے واپسی کے وقت ایک درے میں جب جواہرات سے بھرے ہوئے صندوق جب گھاٹی میں پھنس گئے تو محمود نے ان کو تڑوا دیا اور تاراج کا حکم دیکر اپنے گھوڑے کو ایڑی لگا کر دوڑاتے ہوئے دور چلا گیا۔ جب اس نے پیچھے پھر کر دیکھا تو سوائے ایاز کے اسکے وزرا اور مقربین میں سے بھی اسکے ہمراہ کوئی نہ تھا تب بادشاہ نے ایاز کو کہا کہ تو کیوں اس لوٹ میں شامل نہ ہوا اس نے کہا کہ لوگوں کا مطلوب وہ ہیرے جواہرات تھے لہذا وہ انکی تلاش میں لگ گئے۔ مگر مجھے جو درکار ہے وہ مجھے میسر ہے اور وہ آپ کا وجود ہے جب وہ ہے تو سب کچھ حاصل ہے محمود کے دل میں اس واقعہ سے اسکی محبت بیٹھ گئی۔

شریعت اسلام نے جو روزہ فرض کیا ہے وہ اسی قسم کی مشقت ہے۔ جو جسم سے تعلق رکھتی ہے۔ انسان کی بقاء شخصی کھانے پینے پر اور اسکا بقاء نوعی کھانے پینے اور اپنی عورت کی صحبت پر موقوف ہے لیکن روزے دار خدا کے حکم کے ماتحت ان تینوں چیزوں کو یعنی کھانے پینے اور تعلقات زن و شو کو ایک وقت تک چھوڑ دیتا ہے اسطرح گویا ایک مومن اپنے بقاء شخصی اور نوعی کو یعنی اپنے آپ اور اپنی نسل کو خدا کی راہ میں قربان کر دیتا ہے اور یہ روزہ جسکو راہ عبودیت کا فرد کامل کہنا چاہئے سب عاقل و بالغ انسانوں کو شامل ہے اس سے کسی کا استثنا نہیں کیونکہ سب ہی کو عبودیت لاحق ہے اور جب ایک مومن روزے رکھ چکتا ہے تو گویا وہ اس راہ عبودیت کے امتحان میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ اور کامیابی پر خوش ہونا ہر طبیعت کا خاصہ ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ خوشی اس حالت کا نام ہے جو کہ ہر ایک کامیابی پر لاحق ہوا کرتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے راہ عبودیت پر چلنے والوں کے کامیاب ہونے کی خوشی کے اظہار کے لئے عید الفطر رکھی ہے جو رمضان کے بعد آتی ہے۔

دوسری راہ عشق کی ہوتی ہے۔ عشق میں فرمانبرداری کا تو کچھ سوال نہیں البتہ اسمیں سوز و گداز ہوتا ہے۔ اور فدائیت اور از خود رفتگی عاشقوں کا قاعدہ ہوتا ہے کہ وہ سر پیر سے ننگے اور نہایت پریشان حالی میں معشوق کے کوچہ میں پھرا کرتے ہیں۔ اسی [illegible] کے متعلق تاریخ کا ایک درخشاں واقعہ ہے جسکی یادگار یہ عید ہے۔

حضرت ابراہیم کی ایک بیوی تھی جسکا نام ہاجرہ تھا۔ اور اسکا ایک بچہ تھا جو کہ جناب ابراہیمؑ کو ان کے بڑھاپے میں

ملا تھا۔ حضرت ابراہیمؑ نے اس بیوی اور اپنے بچہ کو خدا کے حکم سے مکہ کے بے آب وگیاہ بیابان میں چھوڑ دیا تھا۔ اسوقت کی بیویاں دیکھیں کہ ان کے خاوند اگر ان کو اس طرح چھوڑ دیں تو کیا وہ خوش ہو سکتی ہیں۔ لیکن ہاجرہؓ نے حضرت ابراہیمؑ سے اس وقت پوچھا کہ کیا آپ ہمیں خدا کے حکم سے یہاں چھوڑ چلے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ نے جواب دیا ہاں خدا کے حکم سے۔ اسپر وہ خوش ہو گئیں اور انہوں نے کہا کہ خدا ہمیں ضائع نہیں کریگا۔ جب حضرت ابراہیم واپس آگئے تو بچہ کو پیاس نے بے تاب کیا پانی کی تلاش میں وہ خدا کی عاشق عورت ادھر ادھر دوڑتی پھری۔ اللہ تعالیٰ کو اس عورت کی یہ حالت پسند آئی اور اس کو اپنا قرب عطا فرمایا اور وہ عزت و رفعت عطا کی کہ اس مقدس عورت کے اس فعل کی یادگار کے طور پر تمام مسلمانوں پر فرض کر دیا کہ جو ذی استطاعت ہو وہ اسی طرح وہاں پر دوڑے اور محبوب حقیقی کے گھر کے اردگرد گھومے اور طواف کرے۔ جس طرح اسکی پیاری فداشدہ ہاجرہ بھی وہاں پر دوڑی اور گھومی تھی۔ اب جو لوگ تمام اکناف عالم سے وہاں پر جاتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک غریب ہو کہ امیر۔ عالم ہو کہ جاہل سب سر سے ننگے ہوتے ہیں اور تہ بند کے علاوہ ایک ہی کپڑے میں لپٹے ہوتے ہیں۔ اور جس طرح مجازی عاشق سب ہی نہیں ہوتے بلکہ بعض افراد ہی ہوتے ہیں اسیطرح یہ دوسری راہ جو کہ حقیقی عشق کی راہ ہے اس سے بھی بعض ہی کامیاب ہوتے ہیں۔ لیکن وہ بعض بھی جب اس عاشقانہ حالت کے امتحان میں کامیاب ہوتے ہیں تو اسکے بعد بھی سب کے لئے ایک عید رکھی ہے۔ یہ عید خوشی کا دن ہے اور دوسری کامیابی کے بعد آتی ہے یہ اسکا فلسفہ ہے۔ اور ان دو کامیابیوں اور دو خوشیوں کے ضمن میں مومن کو اس بات کیطرف متوجہ کیا گیا ہے کہ اگر وہ اپنی پیدائش کی اصل غرض وغایت میں کامیاب ہوگا تو اسیطرح اسکو وہ حقیقی اور دائمی خوشی بھی ضرور عطا ہوگی جو کہ دار السلام اور دار الرضوان کی اقامت ہے۔ دیکھو دو شخص گھر سے نکلتے ہیں۔ ایک گھر میں واپس اس حال میں آتا ہے کہ اس نے بہت کچھ کمائی کی ہوتی ہے۔ اور دوسرا باہر جاتا ہے جا کر بجائے کمانے اور محنت کرنے کے برے لوگوں کی مجلس اختیار کر لیتا ہے۔ اور اپنا سارا وقت ضائع کرتا ہے اور برے حال میں واپس آتا ہے۔ ان میں سے ایک کی آمد اسکے اور اسکے متعلقین کے لئے خوشی کا موجب ہے اور دوسرے کی آمد اسکے اور اسکے اعزا کے لئے ماتم کا۔

پس مقصد میں کامیاب ہونا ہی عید ہوتی ہے اور اسی کا نام خوشی ہے جو لوگ دنیا میں آکر اپنی غرض کو پورا کرتے ہیں ان کے لئے خوشی ہوگی اور یہ عیدیں اس دائمی خوشی کا پتہ دے رہی ہیں اگر اس مقصد کو حاصل نہ کیا تو رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔

جیسا کہ میں نے بتایا کہ دو راستے ہیں۔ ایک عبودیت کا اور ایک عشق کا اور دونوں راستوں پر چلنے والوں کے لئے آخر دو عیدیں ہیں یہ اس لئے ہیں کہ ہمیں سکھایا جائے کہ اس زندگی میں دینی لحاظ سے کامیابی حاصل کرنے کے نتیجہ میں ہمیں جنت نصیب ہوگی۔

بعض باتیں محض دل خوش کن ہوتی ہیں اور ایک ذہین دماغ کی اختراع ہوتی ہیں مگر یہ جو کچھ میں نے بیان کیا ہے حقیقی بات ہے اور محض دل خوش کن خیال نہیں۔ غور کرو اگر کسی کی شادی ہو مگر اسکو معلوم ہو کہ اسے کل پھانسی ملیگی تو شادی اسکے لئے شادمانی کا باعث نہیں ہو سکتی۔ اگر ہم آج عید کرتے ہیں مگر ہمیں اگلی عید کا یقین نہیں تو یہ خوشی کی بات نہیں کیونکہ گو ہم بظاہر خوش ہیں لیکن درحقیقت ہمارا دل روتا ہے۔

خدا تعالیٰ ہمیں اصل خوشی حاصل کرنے کی توفیق دے۔ ہم محض اسی کے فضل سے ان راہوں پر چل سکتے اور اس کو پا سکتے ہیں۔ اور ہم قدم قدم پر اس کے محتاج ہیں۔ اور اسی کے فضل سے ہم بھی خوشی پا سکتے ہیں +

خطبہ جمعہ

یتامیٰ اور مساکین کی خبرگیری

از مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب

۱۹ر اگست سنہ ۱۹۲۱ء

سورۃ الماعون کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

یہ سورۃ جو میں نے پڑھی ہے اس میں خدا نے ان لوگوں کے جو اگلے جہان کے قائل نہیں کچھ حالات اس دنیا کے متعلق بیان کئے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ یدع الیتیم وہ یتیم کو چھوڑ دیتے ہیں یا دھکے دیتے ہیں۔ کیوں اسلئے کہ کوئی نیک کام کسی صلے کی خاطر کیا جاتا ہے مگر ان کو چونکہ کسی صلے کی امید نہیں ہوتی۔ اسلئے وہ ایسا کرتے ہیں اور اسی کے ساتھ بتایا ولا یحض علیٰ طعام المسکین اور کسی کو رغبت نہیں دلاتے کہ وہ مسکین کو کھانا کھلائے اور کھانے کا انتظام عورتوں کے ہاتھ میں ہوتا ہے اس لئے اس آیت کا یہ مطلب بھی ہے کہ وہ اپنے گھر والوں کو آمادہ نہیں کرتے۔ کہ وہ کسی کو کھانا کھلائیں یا گھر کے لوگوں کے علاوہ اور دوسرے لوگوں کو طعام مسکین کے لئے آمادہ نہیں کرتے۔ یہ کفار کی حالت بیان کی گئی ہے۔ اس سے مومنوں کی حالت خود بخود ظاہر ہو گئی۔ کہ یتامیٰ کی پرورش کرتے اور مساکین کے کھانے کا انتظام کرتے ہیں۔

میری عادت ہے کہ میں بلاوجہ مسائل نہیں سنایا کرتا موقعہ پر بات کہا کرتا ہوں۔ اس وقت تک ہماری انجمن کی مالی حالت اچھی رہی ہے۔ اس لئے وہ محتاجوں کی مدد کیا کرتی تھی۔ اور اگر انجمن نقد کسی کی مدد نہیں کر سکتی تھی تو انجمن کا مہمان خانہ کھانے سے ایسے لوگوں کی مدد کرتا تھا۔ میرے خیال میں اس کو مہمان خانہ نہیں کہنا چاہئے بلکہ یہ ہمارا مطبخ تھا کہ ہر مسکین اور غریب کو کھانا دیا جاتا اور اکثر لوگ یہاں سے لنگر سے

روٹی کھاتے تھے۔ اور قادیان کے لوگوں کے رشتہ دار اگر آتے تو ان کے لئے بھی یہیں سے کھانا آتا تھا۔ اور ہر ایک شخص جو رقعہ لکھتا۔ خواہ اس کا انجمن سے کوئی تعلق ہوتا یا نہ ہوتا۔ اس کے رقعہ پر کھانا دیدیا جاتا تھا چنانچہ ایک ضرورت کے لئے مجھے ایک رقعہ دیکھنے کی ضرورت پڑی۔ میں اسوقت لنگر کا افسر نہ تھا۔ مگر میرے سینکڑوں ہی رقعے تھے۔ جنمیں میں نے لنگر والوں کے نام کسی شخص کو روٹی دینے کی سفارش کی تھی اب مہمان خانہ کو واقعی مہمان خانہ بنانے کی تجویز ہے یعنی اس سے صرف مہمانوں کو ہی کھانا دیا جائے پھر سٹور وغیرہ بھی لوگوں کو قرض دیتے تھے۔ مگر سٹور نے فیصلہ کیا ہے کہ قرض نہ دیا جائے۔ اگرچہ میں کوئی افسر یا کوئی ذمہ وار شخص نہیں ہوں۔ تاہم آپ کو کہتا ہوں کہ یہاں کے مساکین وغیرہ کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ لنگر کی موجودگی سے ہم سے قریباً مہمان نوازی کی صفت اُڑ رہی ہے۔ اگر اس کو قائم کرنے کی طرف توجہ نہ کی گئی۔ تو یہ ہم میں سخت کمی آجائیگی۔ ہمارے بھائی جو مساکین ہیں۔ وہ اپنی تکالیف لوگوں کے پاس بیان نہیں کرتے۔ اگر کوئی شخص تفحص کرے۔ تب ہی ان کے حالات سے آگاہ ہو سکتا ہے۔ اس لئے میں آپ کو بتاتا ہوں کہ بعض کو کس قدر مشکلات ہیں۔ اسی ہفتہ میں ایک بھائی کے گھر میں پہلے دن فاقہ تھا۔ اور دوسرے دن انھوں نے اسی حال میں آج کا روزہ رکھ لیا۔ ہم لوگ خدا کے فضل سے مہاجر ہیں۔ مگر اب ہم میں سے بہتوں کی حیثیت مہاجروں ہی کی نہیں رہی۔ بلکہ انصار کی ہوگئی ہے اسلئے ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کی مدد کی طرف متوجہ ہوں اور جہانتک ہو سکے مساکین کی خبر گیری کریں اگر کسی کو مدد کی ضرورت ہو۔ تو خود مدد دیں۔ اگر مدد نہ دے سکتے ہوں۔ تو دوسرے کو آمادہ کریں۔ یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ ہم میں عموماً لوگ مقروض ہیں۔ مگر آخر ہم لوگ اپنی گذارے بھی تو کرتے ہیں کسی مدبر کا قول ہے کہ اپنی ہم میگذر ردیں چاہیئے کہ ہم اپنے فرض سے غافل نہ ہوں۔ یہ جو کچھ میں نے کہا ہے۔ اسلئے کہا ہے کہ آپ اس کام کے لئے تیار ہوں + یہ بات مومن کی

سہارنپور میں تبلیغ احمدیت

احمدی وفد کے آنے کے متعلق ایک جلسۂ خلافت میں اعلان کیا گیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جلسے کے لئے کوئی مکان ملنا مشکل ہوگیا۔ شب و روز کی تلاش کے بعد جب کوئی انتظام نہ ہو سکا۔ تو باوجود مسلمانوں کی مخالفت اور روک ڈالنے اور منع کرنے کے ایک شریف ہندو صاحب نے جن کا نام دیپ چند جینی ہے۔ اپنا مکان انعقاد جلسہ کیلئے دیدیا۔ جو کہ عین وسط شہر میں ہے ؛

۶ راگست کو وفد کی تشریف آوری پر لیکچر کے متعلق اشتہار چھپوا کر خوب مشتہر کئے گئے اور منادی بھی شہر میں کرادی گئی۔ ۷ راگست کو آٹھ بجے جناب سید زین العابدین صاحب کا لیکچر اسلام اور عیسائیت کے مقابلہ پر ہوا۔ مجمع کثیر تھا۔ جسے دیکھ کر مکان کی تنگی پر افسوس آتا تھا۔ بھائی محمد یامین صاحب احمدی تاجر کتب قادیان نے عیسائیوں میں اشتہار تقسیم کئے۔ لیکچر کے بعد سوال کا موقعہ دیا گیا۔ مگر کسی نے اعتراض نہ کیا۔ دس بجے مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کا لیکچر اس مضمون پر شروع ہوا کہ کیا مسیح اسرائیلی اب تک زندہ ہیں مولوی صاحب نے آیات قرآنی و احادیث صحیحہ سے بڑے شدومد کے ساتھ ثابت کیا کہ وہ زندہ نہیں ہیں۔ لیکچر کے ختم ہونے پر سوال و جواب کے لئے وقت دیا گیا۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ علمار سہارنپور نے لیکچر کے متعلق کوئی سوال نہ کیا۔ اور کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ کہ کلام اللہ یا احادیث رسول اللہ سے مسیح ناصری کی حیات کا پتہ دیں۔ بلکہ ادھر ادھر کے وہی پرانے اعتراضات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متشابہ پیشگوئیوں پر جو انہوں نے یاد کر رکھے ہیں۔ کرتے رہے۔ اسبات کو سامعین نے بھی محسوس کر لیا۔ اور اکثر بول اٹھے کہ ان لوگوں کے پاس حیات مسیح ناصری کا کوئی ثبوت قرآن مجید اور احادیث شریف سے نہیں ہے۔ اگر ہوتا تو کیوں اسوقت پیش نہ کرتے۔ اس کے بعد اجلاس نماز ظہر کے لئے برخاست ہوا۔ اور دو بجے سے مولانا مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجیکی نے لیکچر شروع کیا کہ آیا مسیح اسرائیلی ہے یا محمدی۔ لیکچر ابھی ختم نہیں ہونے پایا تھا کہ ملاؤں نے معہ اپنے شاگردوں کے شور و شغب شروع کر دیا۔ کہ اگر لیکچر اسی طرح جاری رہا۔ تو پھر ہم کو شام تک سوال و جواب کا موقع کیسے ملیگا۔ اگرچہ لوگ بڑی توجہ سے لیکچر سن رہے تھے۔ لیکن اسے بند کرکے ادن لوگوں کو اعتراضات کے لئے شام تک وقت دیا گیا۔ مولانا صاحب موصوف اعتراضوں کا جواب دیتے رہے۔ اور شام تک بڑے اطمینان سے اجلاس ہوتا رہا ؛

۸۔ اگست کو اگرچہ رات سے ہی بارش شروع ہوگئی تھی اور دس بجے دن تک پانی پڑتا رہا۔ مگر علمار مدرسہ مظاہر العلوم کی خواہش کے موافق انہیں سوالات کا موقع دیا گیا۔ اور رد و کد کے بعد یہ قرار پایا۔ کہ دس دس منٹ سوال و جواب ہوتے رہیں۔ اگرچہ جوابات کے لئے یہ وقت بالکل ناکافی تھا۔ لیکن ان کی دلجوئی کے لئے اسی پر اکتفاء کی گئی۔ اور ان کے اعتراضات کے جواب دئے گئے۔ جن کو سنکر مخالفین ششدر رہ گئے۔ چونکہ کل اعتراضات کے جواب شام تک پورے نہیں دئے جاسکتے تھے۔ اسلئے ۹ راگست کی صبح کو اشتہار چھاپ کر شائع کیا گیا۔ کہ ۸ بجے سے ۱۱ تک ان اعتراضات کا جواب دیا جائیگا۔ جو کل قلت وقت کی وجہ سے نہیں دیا جاسکا۔

۹۔ اگست کو مسئلہ ختم نبوت الہام انت منی بمنزلة ولدی۔ محمدی بیگم کے نکاح کے متعلق پیشگوئی۔ ڈاکٹر عبدالحکیم کے متعلق پیشگوئی وغیرہ اعتراضات کا جواب دیا گیا۔ اور باقی اعتراضات کا جواب ابھی دیا ہی جارہا تھا کہ علمار مخالفین مع طلبا پہنچ گئے۔ اور وقت طلب کیا۔ جواب میں کہا گیا کہ یہ جلسہ محض آپ کے کل والے بقیہ اعتراضات کے جواب کی غرض سے منعقد کیا گیا ہے۔ اس لئے جب تک ہم ان اعتراضات کا جواب نہ دے لیں آپ کو وقت نہیں مل سکتا۔ امیر مولوی اسد اللہ

لوگوں کو جانے کے لئے کہا۔ اور وہ خود اور اس کے ساتھی چلے گئے۔ مولوی صاحب نے تقریر جاری رکھی اور تمام اعتراضات کا جواب دیکر تقریر کو ختم کیا۔

اس کے علاوہ مظاہر العلوم والوں کی انجمن ہدایت الرشید کے ناظم کی طرف سے مناظرہ کے لئے تحریر پہونچی۔ جس کے جواب میں ہماری طرف سے ان کی بہت سی شرائط کو منظور کر لیا گیا۔ اور صرف دو شرطیں کے لئے کہ (۱) توسیع مکان اور (۲) حفظ امن کا انتظام کیا جائے۔ ان کو لکھا گیا۔ مگر انھوں نے بار بار تحریر بھیجنے کے باوجود منظور نہ کیا۔ اور دو دن تک خط و کتابت کو طول دیتے ہوئے آخر رکیک عذروں اور حیلوں بہانوں سے مناظرہ اپنے لئے تلخ پیالہ یقین کر کے ٹالنا چاہا۔ اور عجیب طرح کی گریز کی راہ اختیار کی

آخر کار حجت پوری کرنے کے لئے امیر وفد خود مدرسہ مظاہر العلوم میں تشریف لے گئے لیکن حضرت مسیح موعود کے رعب کا ان لوگوں کے دلوں پر ایسا رعب تھا۔ کہ کسی کو مناظرہ کی جرأت نہ ہوئی۔ الغرض ۹ر اگست کو ایک بجے وفد دیوبند روانہ ہوا۔

تین سال کے بعد وفد کا اس طرف دورہ ہوا تھا اور خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ پہلے دورہ سے ایک بین اور نمایاں فرق ظاہر تھا۔ لوگوں کی نفرت کم ہوتی جاتی ہے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ روحانی بارش نے اس سرزمین کی حالت بھی تبدیل کر دی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب وہ دن آنیوالا ہے کہ احمدیت کے سبزہ زار سے یہ زمین بھی ہری بھری ہو جائیگی۔

عاجز عبد العزیز سکرٹری انجمن احمدیہ سہارنپور

دیوبند میں تبلیغ احمدیت

بتاریخ ۹۔ اگست بوقت دو بجے دن کے احمدی وفد دیوبند پہنچا۔ دیوبندی مولویوں نے عوام کو بھڑکا کر یہ انتظام کر رکھا تھا۔ کہ ہمیں کوئی ٹم ٹم، تانگہ یا بوجھ اٹھانے کے لئے قلی نہ مل سکے۔ جب ہم نے سٹیشن سے اتر کر ٹم ٹم اور تانگہ والوں سے کہا۔ تو انھوں نے یک زبان ہو کر انکار کر دیا۔ میاں فقیر محمد صاحب احمدی جو دیوبند میں مخلص اور جوشیلے احمدی ہیں۔ ایک ہندو ساہوکار کی بگھی لے آئے۔ اور عزت کے ساتھ سوار کرا کے لے گئے۔ دو قلی بھی مل گئے۔ جنھوں نے پہلے تو اسباب اٹھا لیا۔ مگر راستہ میں جا کر رکھ دیا۔ اور کہا کہ ہمیں سخت منع کیا گیا ہے آپ لوگ ہمیں جس قدر مزدوری آتی ہے دیدیں انہیں کہا گیا کہ مکان پر چلو وہاں مزدوری دی جائیگی ورنہ شرط کے خلاف راستہ کے درمیان چھوڑنے سے مزدوری نہیں مل سکتی۔ اس پر وہ مکان تک لے آئے۔ ہمارے دیوبند آنے سے پہلے ہی دیوبندی علماء کی طرف سے منادی کرائی جا چکی تھی کہ قادیانی علماء آ رہے ہیں۔ کوئی شخص ان کے جلسہ میں نہ جائے ورنہ کافر ہو جائیگا۔

ہم نے رات کے وقت جلسہ کا انتظام کیا اور ۹ بجے سے گیارہ بجے تک تقریروں کیلئے وقت رکھا۔ لوگ آئے۔ حتیٰ کہ علماء دیوبند اور طلباء بھی آئے۔ پہلی تقریر امیر وفد کی تھی جو ساڑھے ۱۲ بجے رات تک جاری رہی۔ مضمون وفات مسیح تھا۔ تقریر سات مختلف پہلوؤں کے لحاظ سے نہایت بسیط اور تفصیل سے کی گئی۔ سب نے خاموشی اور صبر و سکون سے سنی۔ البتہ علماء پیچ و تاب کھاتے رہے۔ اور دوران تقریر میں کئی دفعہ بولنے کی کوشش کی جس پر کہدیا گیا کہ جب تک تقریر ختم نہ ہو کسی کو بولنے کی اجازت نہیں ہے۔ مجمع کثیر تھا۔ بہت سے معززین اور رؤسا بھی تھے۔ ڈپٹی انسپکٹر بھی مع چند پولیس مینوں کے موجود تھے۔

اس تقریر پر اعتراض کرنے کے لئے ایک شخص بدر الاسلام نام کھڑا ہوا۔ اور ہماری طرف سے مولوی بقاپوری صاحب نے اعتراضات کے جواب دیئے۔ مخالف مولوی نے وفات مسیح کے متعلق پیش کردہ دلائل میں سے کسی دلیل کو بھی نہ چھوا۔ نہ اس مسئلہ کی طرف رخ کیا۔ بلکہ بیہودہ طور پر ایسے اعتراض کئے۔ جن کا تقریر کے ساتھ کوئی بھی تعلق نہ تھا۔

دوسرے دن صبح کے وقت ہمیں ایک اشتہار ملا جس کا عنوان تھا "قادیانی مذہب کی قلعی کھولنے والا اسلامی جلسہ" اسمیں جناب شاہ صاحب نے جانا چاہا۔ لیکن بعض احباب نے مشورہ دیا کہ وہاں شرارت کا خطرہ ہے۔ چنانچہ بعد میں ایسا ہی ثابت ہوا۔ جناب شاہ صاحب تحصیلدار صاحب دیوبند سے ملاقات کیلئے گئے تو وہ بڑے تپاک سے ملے۔ انھوں نے بھی آپ سے کہا کہ شرارت کا اندیشہ ہے۔ علماء مخالفین کے جلسہ میں جانا مناسب نہیں۔ اس کے بعد ایک انگریزی خوان ملنے کے لئے آئے۔ اور مجمع مخالفین میں جانے کی ترغیب دی۔ ان کے کہنے پر شاہ صاحب وہاں جانے کو آمادہ ہو گئے۔ مگر چونکہ فاصلہ زیادہ تھا۔ اور وقت گرمی کا تھا۔ اس لئے آپ نے کہا کہ سواری کا انتظام ہو تو میں چلنے کو تیار ہوں۔ یہ خبر جب دیوبندی علماء کو پہنچی تو انھوں نے مشرین تحت احلیہ السماء کا ثبوت دینے کیلئے ایک گدھا بھیجدیا۔ یہ دیکھ کر انگریزی خوان صاحب نے ان لوگوں کو سخت زجر و توبیخ کی۔ اور سخت الفاظ بھی استعمال کئے۔ اور شاہ صاحب سے کہا کہ اب میں آپ کو وہاں کسی طرح سے بھی جانے کی صلاح نہیں دیتا۔ ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ شرارت سے آپ کی ہتک کریں۔

واپسی کے وقت پھر جب یکہ والوں سے کہا گیا تو انھوں نے انکار کر دیا۔ اور ایسا ہی قلیوں نے انکار کیا اور کہا کہ ہم اسباب سٹیشن تک لے چلیں۔ مگر پچیس روپیہ جرمانہ اور ہمیں جوتے کون کھائے۔ جو آپ کا کام کرنے پر علماء نے ہمارے لئے سزا مقرر کی ہے۔ ایسے وقت میں ایک شریف انسان کی اخلاقی جرأت قابل تعریف ہے۔ جن کا نام ظہور احمد ہے۔ وہ ملاقات کیلئے آئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ کچھ پروا نہیں میں خود یکہ کا انتظام کرتا ہوں اور اسباب پہنچانے کے لئے اپنا تانگہ بھیجتا ہوں چنانچہ ان کے تانگہ پر اسباب سٹیشن پر پہنچایا گیا اور جناب شاہ صاحب کو سائیکل دیا گیا۔ اور ہم مظفر نگر روانہ ہو گئے۔

سکھوں کے متعلق عام اطلاع

بعض احباب سے اطلاع ملی کہ انہیں کہا گیا ہے کہ جو شبد گرو گرنتھ صاحب سے نقل کر کے ہم نے اپنی کتاب "اسلام اور گرنتھ" میں درج کئے ہیں وہ گرنتھ صاحب میں موجود نہیں ہیں۔ لہٰذا ...

... جو جودھ سنگھ گیانی ۱۹۰۸ء میں چھپا ہے۔ پس کوئی دوست ان حوالوں کو پیش کرنے سے نہ جھجکے۔ بلکہ دھڑلے سے پیش کرے۔ عبد الرحمٰن (دہر سنگھ) قادیان

سنا ہے کہ ہمارے بعد دیوبندیوں نے دو گدھوں پر دو لڑکوں کا منہ کالا کر کے سوار کیا اور سارے شہر میں پھرایا اور پھراتے ہوئے میاں فقیر محمد صاحب احمدی سے پوچھا۔ جانتے ہو یہ کون ہیں۔ انہوں نے کہا نہیں۔ دیوبندیوں نے کہا قادیانی ہیں۔ میاں فقیر محمد نے کہا یہ لڑکے کون ہیں احمدی ہیں یا غیر احمدی۔ جواب ملا غیر احمدی۔ میاں فقیر محمد نے کہا پھر احمدیوں کا منہ کیسے کالا ہوا تم صاف کہو کہ غیر احمدیوں کا منہ کالا ہو گیا۔ اور تم نے اپنے ہاتھ سے اپنا منہ کالا کر لیا۔ دیوبندی علما کی ان کمینہ حرکات اور بیہودہ بکواس پر کئی شریف ہندو مسلمانوں نے لعن طعن کرتے ہوئے افسوس کا اظہار کیا۔ اور ان علماء نے ثابت کر دیا کہ سوائے کمینگی اور شرارت کے ان کے پاس اور کچھ نہیں ہے ٭

خاکسار ابوالبرکات غلام رسول راجیکی

شعر مرا بدفتر وکیل کہ برد

۲۰ راگست کے وکیل میں جب جناب اقبال (لاہور) اپنی نظم دیکھینگے تو بے ساختہ بول اٹھینگے۔
شعر مرا بدفتر وکیل کہ برد۔ سخن فہم مدیر وکیل پہلا قصور یوں چھپواتے ہیں

بلا زمان بسلطان خبرے دہم ز رازی
کہ جہاں تواں گرفتن ز نوائے دلگدازی

رازی پر اپنی سخن فہمی کا ثبوت دینے کے لئے ایک ڈیش بھی دیدیا تا اشارہ ہو جناب امام فخر رازی مفسر قرآن مجید کی طرف جنہوں نے اس راز سے تمام جہان کو خبر دی کہ

"جہاں تواں گرفتن ز نوائے دلگدازی"

اسی طور پر نظم کا تمام آخری مجہول حصہ معروف بنا دیا گیا ہے اس نکتہ نوازی کی داد نقطہ نقطہ ہر شعر کا کیوں نہ دے یہ اور بات ہے کہ نظم بے معنی ہو گئی ہے۔

بمتاع خود چہ نازی کہ بشہر دردمنداں
دل غزنوی نیرزد بہ تبسم ایازے

امام رازی کے نام کی آڑ میں گو وکیل بہ تبسم ایازی پڑھاتا ہے لیکن تاہم ہم بہ تبسم ایازے پڑھنے پر مجبور ہیں۔ خدا جانے کس حکمت

خدمت دین اور احمدی مستورات

برادرم ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم۔ عزیزہ بنت پیر حاجی احمد صاحب ہیڈ معلمہ ہوشیارپور کے خط نے میرے درد بھرے دل پر ٹھیس لگائی اور ساتھ ہی جناب حکیم خلیل احمد صاحب کے وہ الفاظ جو انہوں نے سالانہ جلسہ میں فرمائے تھے یاد آ گئے "کہ میں نے متعدد لیکچر ہندو عیسائی پارسی عورتوں کے سنے ہیں وہ قومی ضروریات کو بہت محسوس کرتی ہیں"۔ اسی روز سے میں سوچ میں تھی کہ کیا ہم میں احساس کا مادہ ہی نہیں یا ہم سلسلہ کی ضروریات سے بے خبر ہیں۔ اگرچہ عام مسلمان عورتوں سے احمدی مستورات کا ایثار زیادہ ہے مگر اس سے بہت ہی کم ہے جتنا کہ ایک نبی کو قبول کرنے اور ایسے مبارک اولوالعزم خلیفہ کو ماننے والی جماعت کی مستورات میں ہونا چاہیئے۔

میرے ناقص خیال میں قومی خدمت سے تغافل کے دو ہی سبب معلوم ہوتے ہیں (۱) تعلیم کی کمی (۲) تربیت کی بے پروائی۔

تعلیم کی کمی کو پورا کرنے کے لئے تو یہ تجویز ہو سکتی ہے کہ تمام بڑے بڑے شہروں میں احمدی لڑکیوں کیلئے پرائمری مدارس کھولے جائیں جہاں لازمی طور پر عقائد احمدیہ کی تعلیم ہو اور معلمین ہر روز لکچر کے طور پر متعلمین کو شروع ہی سے ضروریات سلسلہ سے آگاہ کرتے رہیں۔ ساتھ ہی ہر ایک پڑھے لکھے آدمی کا فرض ہو کہ وہ اپنے گھر میں بیوی بچوں کو اخبار الفضل سنا کر سلسلہ کی ضروریات اور ترقیات سے آگاہ کرتے رہیں۔ یہ مانی ہوئی بات ہے کہ علم کے بغیر انسان اپنی نازک سے نازک ذمہ داری کو بھی پوری طرح ادا نہیں کر سکتا مردہ قوموں میں بھی علم کی وجہ سے ایک روح پیدا ہو گئی ہے۔ ہندو مستورات جو زیور علم سے آراستہ ہیں انہوں نے عہد کیا ہے کہ وہ آئندہ ہرگز بدیشی کپڑے کا استعمال نہیں کرینگی اور نہ صرف عہد کیا ہے بلکہ اس عہد پر اسلئے کاربند ہو گئی ہیں کہ ملک کی ترقی اور بہبودی کے لئے سودیشی اشیاء کا استعمال ازبس ضروری اور مفید ہے۔ ہمکو فلسطین میں یہودی عورتوں کی مثال تلاش کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ ہماری یہ قوم میں یہ جذبہ موجود ہے جس سے ہمکو سبق سیکھنا چاہیئے اور علم جیسی بے بہا چیز کو حاصل کر کے سلسلہ کی ضروریات اور اغراض کو مقدم کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ بہت سا روپیہ مردوں کا گاڑھے پسینہ کی کمائی کا روپیہ بعض ہمارے زیورات یا پارچات فیتوں لیسوں وغیرہ میں بیجا صرف ہوتا ہے۔ اگر ہم سادہ زندگی بسر کرنیکی عادت ڈالیں اور ہم میں سے امراء مستورات اپنا نمونہ پیش کریں تو بہت سا روپیہ نہایت مفید اور مبارک کاموں کے لئے میسر آ سکتا ہے یہودی عورتوں میں یہ جذبہ اسی علم کی بدولت پیدا ہو رہا ہے۔

احمدی کہلانے والی بہنو! اعلیٰ سنگار اور خوبصورتی یہی ہے کہ اپنی ضروریات پر سلسلہ کی ضروریات کو مقدم کرو تب دینی و دنیاوی فلاح و بہبودی کا منہ دیکھ سکتی ہو۔

تعلیم کی صرف یہی غرض نہیں ہوتی کہ اسکے ذریعہ نوکری کیجاوے۔ دولت کمائی جاوے۔ تجارت سوداگری کو فروغ دیا جائے۔ بلکہ تعلیم کی غائت اور اصل منشا یہ ہے کہ اپنے فرائض کو پہچانیں۔ سوشل اور اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کریں اور اپنے بچوں کو ان بھاری مگر مقدس کاموں کا حوصلہ دلائیں جن سے قوم اور سلسلہ کی عزت اور زینت قائم رہتی ہے۔

اس موقعہ پر میں اپنی جماعت کے مردوں سے بھی کچھ عرض کرنا چاہتی ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی مستورات میں قومی ضروریات کے احساس کا مادہ پیدا ہو۔ وہ دین کی خدمت کر سکیں وہ دین کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہیں۔ تو ان کو زیور علم سے آراستہ کرو۔ اگر لڑکوں سے نصف حصہ بھی کوشش اور توجہ لڑکیوں کی تعلیم میں کی جاسکے تو آپ کو بین ثبوت مل جاویگا۔ کہ مستورات میں ہمدردی اور احساس کا مادہ کافی موجود ہے اور ان میں قومی جذبات اور ایثار کا مادہ عیسائی یہودی ہندو مستورات سے کسی طرح بھی کم نہیں۔

سلسلہ کی خادمہ
اہلیہ ملک کرم الٰہی ضلعدار نہر

(ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل۔ ایڈیٹر)

بحکم جناب صاحب ڈسٹرکٹ جج بہادر ضلع گورداسپور

مرزا امام بیگ ولد احمد بیگ مغل

سکنہ نڈانوالی

تحصیل گورداسپور بنام سوہنال وغیرہ

دیوالہ

دستور مال دیوالیہ

مقدمہ ۶۸

اشتہار

مقدمہ ہذا میں بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ امام بیگ دیوالیہ مورخہ ۵ عدالت ہذا میں حاضر آوے اور جو اجر ہی درخواست ہائے کاشتی رام و سوہنال میں تصدیق دستخط کرے۔ تحریر ۱ دستخط حاکم

لا جواب اکسیر دواء

ہر قسم کے داد و چنبل کو فوراً اور کامل شفا دینے والی ایک عجیب زود اثر اور واقعی اکسیر صفت دوائی ہر وقت کی کھجلی و بے چینی اور سلسل تکمیف سے منٹوں میں نجات ہو جاتی ہے یہ تمام دوسری ادویات کے مقابلہ میں بہترین دوا ہے۔ اور حیرت انگیز طور پر فوری صحت بخشتی ہے قیمت فی شیشی علاوہ محصول ڈاک ملنے کا پتہ: حکیم امیر احمد قریشی قادیان پنجاب

سلسلہ احمدیہ کی کتب کی فہرست

چھپ کر طیار ہے۔ احباب دو پیسے کا ٹکٹ بھیجکر مندرجہ ذیل پتہ سے منگائیں

کتاب گھر قادیان

ہدایات زرین

احمدی مبلغین کیواسطے جو ہدایات حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے ایک جلسہ کرکے زبانی تھیں وہ خدا کے فضل سے بعد نظر ثانی و اصلاح حضرت صاحب خاکسار ایڈیٹر فاروق نے باجازت حضرت فضل عمر ایدہ اللہ عمدہ لکھائی وچھپائی سے اعلیٰ کاغذ پر جیبی تقطیع کارڈ سائز پر طبع کرکے ولایتی پارچہ کی جلد بنواکر شائع کی ہیں جلد پر سنہری نام لکھا ہے۔ ۱۴۴ صفحہ ہیں۔ چند نسخے طبع کرائے ہیں۔ ہر احمدی مبلغ کو اپنے فرائض سے آگاہ ہونے کے لئے اس کو مطالعہ کرکے اسپر عمل کرنا تبلیغ کرنے کیلئے اشد ضروری ہے۔ قیمت بلا جلد ۱۰ / مجلد عسہ / محصول ڈاک علاوہ ہے

منیجر فاروق بک ایجنسی قادیان

هوالشافی

پیٹ کی جھاڑو

یہ نسخہ حضرت مسیح علیہ السلام کا بتایا ہوا جو امراض شکم کیواسطے بے حد مفید ہے آپنے فرمایا یہ پیٹ کی جھاڑو ہے میرے والد صاحب نے ستر برس کی عمر تک استعمال کیا ہے جس سے ثابت ہوا ہے کہ قبض اور پیٹ کی صفائی کیلئے مفید ہے بلکہ میں نے مرض انفلوانزا میں جس مریض کو استعمال کرایا شفایاب ہوا۔ اسلئے کم سے کم یکصد گولیاں احباب کے گھر ہونی چاہئیں جو ایسے موقعوں پر کام آویں۔ صرف ایک گولی شب کو سوتے وقت کھانے سے قبض وغیرہ کی شکایت رفع ہوتی ہے قیمت گولیاں فی سیکڑہ سہ محصولڈاک عسہ / المشتہر افضال احمد عزیز ہوٹل قادیان

جناب ڈاکٹر متھراداس صاحب

اسسٹنٹ سرجن قیصر ہند میڈلسٹ آئی سپیشلسٹ مشہور عالم کے ہسپتال موگا میں میں نے سات سال تک کام کیا ہے۔ آنکھوں کے دو دیگر ہزار ہا مریض میرے ہاتھوں سے نکل چکے ہیں۔ یہاں وسیع تجربہ حاصل کرنے کے بعد میں نے سرکاری ملازمت سے استعفیٰ دیکر اپنا الگ شفاخانہ کھول دیا ہے۔ تاکہ وہ لوگ جو دور دراز کا سفر طے کرکے موگے نہیں پہونچ سکتے۔ اور سرکاری ہسپتال سے قیمتی دوائی تو خرید نہیں سکتے گھر بیٹھے دوائی منگواکر صحت حاصل کریں۔ دوائی آئی کیور جس سے شروع موتیا بند۔ رو ہے یعنی گکرے۔ پڑبال۔ لالی۔ آنکھ دکھنا خارش چشم۔ قریب اور دور کی نظر کی خرابی۔ دھند۔ غبار پانی بہنا اور ضعف بصر والے بیشمار مریضوں نے فائدہ اٹھاکر ہندوستان کے ہر ضلع سے تعریف کے خطوط بھیجے ہیں۔ گویا موگا کی شہرت افزائی اسی دوائی سے ہے۔ اسے استعمال کرکے آنکھوں والے بن جاویں۔ قیمت فیتولہ تین روپے۔ تین ماشہ سے کم دوائی باہر نہیں بھیجی جاتی۔ ڈاکٹر عبدالرحمن مالک شفاخانہ رحمانی موگا پنجاب

مباحثہ ممبئی ختم نبوت

مباحثہ سرگودہ (صداقت مسیح موعود و نبوت بعد آنحضرت)

التشریح الصحیح بحدیث نزول المسیح تینوں رسالہ ایک روپیہ میں منگوائیں محصول ڈاک علاوہ

منیجر تشحیذ قادیان

ہندوستان کی خبریں

اخبار اکالی پر پچیس ہزار کا دعویٰ مسٹر کنگ نے حادثہ ننکانہ کے متعلق مضامین کی بنا پر ہتک عزت کے الزام میں اخبار "اکالی" پر پچیس ہزار روپیہ ہرجانہ کا دعوے کیا ہے۔

مرکزی خلافت کمیٹی سے ایک اور کتاب کی ضبطی بمبی ۱۸ راگست مولوی حسین احمد کی کتاب "ترک موالات اور خانقاہ تھانہ بھون" کی جلدیں ضبط کر لی گئی ہیں اس کتاب میں مولوی اشرف علی صاحب کے مریدوں کی تحریروں کا جواب تھا۔

سوداگران پارچہ سے گورنر مدراس کی ہمدردی کپڑوں کی دوکانوں پر پہرہ لگانے کے متعلق گورنر مدراس نے سرکاری اعلان میں لکھا ہے کہ چونکہ ہندوستان میں اتنا کپڑا پیدا نہیں ہوتا۔ جو اس کی ضروریات کو پورا کر سکے۔ اور چونکہ رکاوٹ سے کپڑے کی قیمت میں گرانی کا پیدا ہونا ضروری ہے جس کا نتیجہ لازمی طور پر لوٹ مار اور بدنظمی ہوگا۔ اس لئے تمام دوکانداروں اور باہر سے کپڑا منگوانے والوں کو یقین رکھنا چاہیئے کہ گورنمنٹ ان کو ان تمام خلاف قانون کوششوں کا مقابلہ کرنے میں مدد دے گی جو اس بارے میں کی جائینگی۔ اس غرض کے لیے تمام ذمہ دار افسروں کو ہدایات جاری کیگئی ہیں۔

مطلق العنانی کو آزادی نہ سمجھو بمبی ۱۶ راگست بمبئی یونیورسٹی کے کنووکیشن کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے گورنر بمبئی نے ملک کی موجودہ حالت اظہار خیالات کیا اور کہا کہ آزادی کے یہ معنے نہیں کہ ہر شخص مطلق العنان ہو جائے۔ میں آپ لوگوں پر زور ڈالتا ہوں کہ آپ سچی آزادی کی حقیقت سمجھیں جو آپ کا سب سے پہلا فرض ہے۔

پونہ کی گھوڑدوڑ پونہ کی گھوڑدوڑ میں گورنر مدراس اور گورنر بمبئی بھی دوڑنے والے ہیں۔

المورٹہ کے جنگل میں آگ لگانیوالوں کو سزا المورہ کے جنگل میں آگ لگانے کے الزام میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ المورہ نے ۵ شخصوں کو سات سات سال کی قید سخت کی سزا دی تھی جو سب کے سب تارکان موالات تھے۔ ملزموں نے ہائیکورٹ میں اپیل کی۔ ہائیکورٹ نے شہادت پر غور کرنے کے بعد دو کو رہا کر دیا اور تین کی اپیل خارج کر دی۔

آئندہ لیجسلیٹو کونسل میں پیش ہونیوالا ایک خاص رزولیوشن شملہ ۱۸ راگست پریذیڈنٹ نے آئندہ اجلاس میں بحث کیلئے جن رزولیوشنوں کو منظور کیا ہے ان میں ایک یہ بھی ہے کہ موجودہ قوانین میں سے تمام ایسی دفعات اڑادی جائیں جو کہ نسلی امتیاز سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور مجموعہ ضابطہ فوجداری کا باب ۳۳ (دربارہ مراعات خاص متعلقہ یورپین برطانی رعایا اور امریکن اصحاب) منسوخ کر دیا جائے۔

نوآبادیوں میں ہندوستانی قونصل شملہ ۱۹ راگست مجلس وضع قوانین کے آئندہ اجلاس میں سر سوامی آئر ایک تجویز پیش کرینگے کہ ایک کمیٹی مقرر کیجائے۔ جو برطانوی مستعمرات اور ممالک غیر میں ہندوستانی قونصلوں کے تقرر اور ہندوستانیوں کو اس خدمت کے لئے تیار کرنے کے مسئلہ پر غور کرے۔

کچہری کی پوشاک کھدر میں راولپنڈی بار ایسوسی ایشن نے ۱۰ راگست کو ایک رزولیوشن پاس کیا ہے کہ تمام ممبران کچہری میں کھدر کی پوشاک میں آیا کریں۔ چنانچہ بہت سے ممبران کھدر میں ملبوس دیکھے گئے۔

ایک بے پتہ یورپین عورت کی نعش بمبی۔ ۱۹ راگست۔ ساحل سمندر پر ۲۳ سالہ ایک نوجوان یورپین عورت کی نعش آج صبح پائی گئی ہے۔ جسم پر تشدد وغیرہ کا کوئی نشان نہیں۔ نعش ابھی تک شناخت نہیں ہوئی۔

مانچسٹر والوں کا سوداگران دہلی کو جواب دہلی ۱۷ راگست دہلی کے سوداگران پارچہ نے مانچسٹر کی چیمبر آف کامرس سے سمجھوتہ کی سپرٹ میں پچھلے تمام ٹھیکوں کا فیصلہ کرنے کی جو درخواست کی تھی اس کا جواب انہیں یہ ملا ہے کہ ہم صرف پچھلے تار کی تائید کرتے ہیں۔ پہلے انجمن متعلقہ اپنے ریزولیشن کو منسوخ کرے پھر ہم اس بارے میں کوئی بحث مباحثہ کر سکتے ہیں

میونسپل کمیٹی کلکتہ نے ولیعہد کا خیر مقدم منظور کر لیا کلکتہ کی میونسپل کمیٹی نے ولیعہد بہادر برطانیہ کے خیر مقدم کے ریزولیوشن کو منظور کر لیا۔

بے تار کا ٹیلیفون بمبئی اور پونہ کے درمیان بے تار برقی کے ٹیلیفون کا تجربہ شروع کر دیا گیا ہے۔

بمبئی میں سخت فساد بمبئی کی ۱۷ راگست کی خبر ہے کہ وہاں اس تاریخ کی سہ پہر کو جی۔ آئی۔ پی۔ ریلوے ورک شاپ میں ایک سخت فساد ہو گیا۔ کاریگروں نے ہڑتال کر کے ٹائم کیپر کے دفتر پر اینٹ پتھر پھینکے اور اس کے بعد عمارت میں آگ لگا دی۔ جس سے تمام عمارت جلکر برباد ہوگئی۔ وجہ فساد نامعلوم ہے۔

کیا آٹا روپیہ کا ایک سیر بکیگا سول اینڈ ملٹری گزٹ کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ افواہ ہے کہ گندم کا نرخ روز بروز گراں ہوتا جائیگا۔ حتی کہ یہ ایک سیر فی روپیہ تک جا پہنچے گا۔ حکام کو ادھر توجہ کرنا چاہیئے۔

کیا گورنمنٹ نے دہلی کو گندم خریدنے کا حکم دیا ہے اسی نامہ نگار کا بیان ہے کہ گندم کا نرخ روز بروز بڑھ رہا ہے۔ یہانتک کہ گورنمنٹ نے اب دہلی براڈوز کو حکم دیا ہے کہ وہ ۱۴۰۵ روپیہ فی من کے بھاؤ گندم خرید کریں۔

ایک جہاز کی غرقابی ایک جہاز برما کے ساحل کے پاس ۱۸ راگست کو غرق ہو گیا۔ نو جانوں کا نقصان ہوا تحقیقات ہو رہی ہے۔

ایک جہاز میں آتشزدگی دو لاکھ کا نقصان لدر پور گودیوں میں "سٹی آف آگرہ" جہاز کو آگ لگ جانے سے دو لاکھ روپیہ کا نقصان ہو گیا۔

گیہوں کے باہر نہ جانے کے بارے میں حکومت کا اعلان شملہ ۲۰ راگست عام افواہ کی تردید میں کہ موجودہ گرانی کا باعث گیہوں کی بیرونجات کو برآمد ہے۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ یہ بالکل غلط ہے۔ یورپ میں جو قیمت اس وقت گیہوں کی ہے اس کے اعتبار سے وہاں گیہوں کا بھیجنا ناممکن ہے کیونکہ اس سے سخت نقصان ہو

ایک دو سالہ لڑکی کا قتل رنگون ۱۷ راگست۔ غربا کی ایک کمپنی کے مالک نے اطلاع دی کہ اس کے احاطہ میں ایک شخص نے اپنی دو سالہ بیٹی کو قتل کر دیا جسکی موجودگی کو وہ اپنی بدبختی پر محمول کرتا تھا پولیس نے قاتل اور اسکی بیوی کو گرفتار کر لیا۔ تحقیق جاری ہے۔

کشمیر میں قحط کی مصیبت سرینگر ۲۰ راگست وائسرائے ہند کو باشندگان کشمیر کی طرف سے مندرجہ ذیل تار دیا گیا ہے کہ یہاں کے باشندے مصیبت اور نہایت بری حالت میں ہیں۔ اشیاء خوردنی اور خاصکر چاول کی قیمت بہت بڑھ گئی ہے۔ اناج روپیہ کا دو سیر بک رہا ہے جو کہ ناقابل برداشت ہے اور لوگ اتنا خرچ برداشت نہیں کر سکتے زیادہ تر سبزیوں پر بسر اوقات کرتے ہیں۔ لوگوں کی آہیں آسمان تک پہنچ رہی ہیں۔ سٹہ کے خلاف کوئی زبردست کارروائی کرنی چاہیے نہیں تو سخت آفت کا سامنا ہوگا۔

غیر ملکی کپڑا جلانے کی تاریخ کا التواء لاہور کی کانگرس کی ورکنگ کمیٹی کی رائے ہے کہ بدیشی کپڑے جلانے کی تاریخ اخیر ستمبر پر ملتوی کی جائے جو آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے بدیشی کپڑے کا بائیکاٹ کے لئے آخری دن مقرر کیا ہے۔

غیر ممالک کی خبریں

اسمرنا کا تخلیہ اخبارات کی خبر ہے کہ ترکوں نے جزیرہ نمائے اسمرنا خالی کر دیا ہے

شاہ سرویا کا انتقال لنڈن ۱۷ راگست بلغراد کا ایک تار مظہر ہے کہ شاہ پیٹر کا انتقال ہو گیا ہے۔

جرمنوں اور پولوں میں جنگ برلن ۲۰ راگست سٹرناشٹز اور کاسٹر لٹنر کے سرحدی مواضعات میں جرمنوں اور پولوں کے درمیان ایک زبردست جنگ ہوئی ہے۔ جرمنوں نے دستی گولوں کی مدد سے پولوں کو سرحد کے پرے دھکیل دیا اور ان کے ۲۴ آدمی قتل کر دئے

کمالیوں کی معمر لوگوں کی فوج کمالی حکومت نے ارض روم اور دیار بکر کے ان لوگوں کو طلب کیا ہے جن کی عمر ۴۵ اور ۵۵ سال کے درمیان ہے ان کی ایک جدید فوج بنائی جائیگی۔

امریکہ میں عیاشی امریکہ نے سال گذشتہ میں ایک ارب پونڈ سے زیادہ صرف عیاشی میں برباد کیا۔ اس میں سے ۱۰ کروڑ پونڈ تھیٹروں اور سینما میں۔ دس لاکھ پونڈ شراب خوری پر۔ ساڑھے چار کروڑ جواہرات پر۔ ڈیڑھ کروڑ پونڈ عطریات پر ایک کروڑ پونڈ کلبوں وغیرہ میں۔ و بقیہ دیگر ایسے ہی کاموں میں۔ یاڈیر کا بیان ہے کہ امریکہ دنیا میں سب سے زیادہ فضول خرچ ملک ہے۔

بلوائیوں کو گیس کی مدد سے منتشر کرنا امریکن نے بلوائیوں کے منتشر کرنے کے لئے ایک گیس ایجاد کی ہے جسکا نام "رائٹ گیس" یعنی بلوائی گیس رکھا ہے۔ یہ گیس زہریلی نہیں البتہ اس کے سونگھنے والے چند منٹ کے لئے بیکار ہو جاتے ہیں اور ان کی آنکھوں سے کچھ دیر کے لئے بکثرت پانی بہنے لگتا ہے۔ اور بلوائیوں کے کپڑوں پر بھورے داغ پڑ جاتے ہیں جن سے وہ شناخت کئے جاتے ہیں اس کا فلاڈلفیا میں تجربہ کیا گیا دو سو پولیس مین جو بلوائیوں کی شکل میں نمودار ہوئے تھے انہیں صرف چند کانسٹبلوں نے اس گیس کی مدد سے منتشر کر دیا۔ یہ گیس گولوں کی شکل میں استعمال کیجاتی ہے

آئرلینڈ تاوان مانگتا ہے لنڈن ۱۲ راگست ذمہ دار حلقوں کا بیان ہے کہ آئرلینڈ کے دیگر مطالبات میں پولیس اور ملٹری فوج کا انتظام خود کرنا ہی ہے آئرلینڈ انگلستان سے ستر لاکھ پونڈ مانگتا ہے۔

امیر فیصل عراق عرب کے بادشاہ منتخب ہو گئے شملہ ۲۰ راگست گورنمنٹ ہند کو عراق عرب سے برٹش ہائی کمشنر سے حسب ذیل تار موصول ہوا ہے کہ اس استصواب کا نتیجہ جو عراق عرب کے لوگوں سے امیر فیصل کی حکومت کی امیدواری کے متعلق کیا گیا تھا نکل آیا۔ دس لاکھ دو ہزار سے ووٹ لئے گئے ۹۶ فیصدی نے امیر فیصل کے حق میں رائے دی اور ۴ فیصدی کے خلاف۔ لہذا امیر کی تخت نشینی کی رسم کی تاریخ ۲۳ راگست مقرر کیگئی ہے۔

یونانیوں کی مزید پیش قدمی لنڈن ۱۹ راگست۔ سرکاری اعلان مظہر ہے کہ یونانی ۵۵ میل کے محاذ پر ساٹھ میل آگے بڑھ گئے ہیں۔ باشندے کمالی فوج کے ساتھ جا رہے ہیں اور یونانی ہوائی جہاز ان کو دن رات پریشان کر رہے ہیں۔ اور کمال پاشا یونانیوں کی عاجلانہ پیش قدمی سے حیران ہیں۔ اور یہ بات سردست معلوم نہیں کہ کمال پاشا کہاں پہنچکر یونانیوں سے نبرد آزمائی قبول کرینگے۔

ولیعہد برطانیہ کا دورۂ ہند لنڈن ۱۹ راگست ولیعہد برطانیہ پورٹسمتھ سے ۲۶۔ اکتوبر کو روانہ ہو کر ۲۹ راکتوبر کو جبرالٹر۔ یکم نومبر کو مالٹا۔ ۵ رنومبر کو بندر سعید ۱۲ رنومبر کو عدن اور ۱۷ رنومبر کو بمبئی پہنچیں گے۔ دورۂ ہند ۱۷ رمارچ تک پورا ہوگا جس کے بعد شہزادہ ولیعہد جاپان تشریف لے جائینگے۔

ہسپانوی فوجوں میں انگریز سپاہی لنڈن ۸ راگست صنعتی تنزل کی وجہ سے ہزارہا برخاست شدہ سپاہی جو محاربہ عظیم میں لڑ چکے ہیں ہسپانوی سپاہ میں شامل ہو رہے ہیں۔ انکو روزانہ تین شلنگ نو پنس ملتے ہیں اور بونس ۲۵ پونڈ ہے۔

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام مشین پریس میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)